شہزادئ کونین جناب فاطمہ زہرا

غم دل پہ پاتے ہیں میرے مولا اندھیرے میں   آنسو بہاتے ہیں میرے مولا اندھیرے میں

لاشہ اٹھاتے ہیں میرے مولا اندھیرے میں   اور روتے جاتے ہیں میرے مولا اندھیرے میں

جاتے ہیں قلب پر غم تازہ لیے ہوئے

کاندھے پہ فاطمہ کا جنازہ لیے ہوئے

اک کوہ درد ٹوٹا ہے اور ہے اندھیری رات   صدمہ سے دل لرزتا ہے اور ہے اندھیری رات

کاندھے پہ وہ جنازہ ہے اور ہے اندھیری رات   اور قبر میں چھپاتا ہے اور ہے اندھیری رات

زہراؑ گذر گئیں ہیں مصیبت کا وقت ہے

مشکل کشا کے دل پہ اذیت کا وقت ہے

وہ فاطمہؑ کے نازوں کے پالے حسنؑ حسینؑ   ہیں ننگے سر بتول کے پیارے حسنؑ حسینؑ

ہیں ماں کے غم میں اشک بہاتے حسنؑ حسینؑ   لاشہ کے ساتھ ساتھ ہیں جاتے حسنؑ حسینؑ

ماں کو لحد میں آ کے سلانے کو جاتے ہیں

ہاتھوں سے دل کو تھام کے آنسو بہاتے ہیں

ہے لاش کا یہ حال کہ ہیں پسلیاں فگار چہرہ پہ غم ہے اور کلیجہ ہے داغ دار
تصویر غم بنی ہے وہ امت کی غم گسار جاتی ہے آج ہائے وہ سونے سوئے مزار
آزار پائی قبر میں سونے کو جاتی ہے
مجروح بی بی قبر میں سونے کو جاتی ہے

زہراؑ کا لاشہ قبر پہ لائے شہدا لاغر جنازہ ہاتھوں پہ اپنے اٹھا لیا
صدمہ سے دل تڑپ گیا آنسو بہا لیا سر کو جھکائے رونے لگے شاہ لافتا
مغموم و بے قرار شہ دو جہاں ہوئے
دو ہاتھ مصطفیٰؐ کے لحد سے عیاں ہوئے

آئی صدا کہ آ میری غم خوار فاطمہؑ ہے منتظر تیرا یہ دل افگار فاطمہؑ
اے میری غم زدہ میری ناچار فاطمہؑ بے کس ستم رسیدہ دل افگار فاطمہؑ
بیٹی ستم اٹھائے جہاں کے دیار میں
بے حد ہیں درد پائے دل داغ دار میں

ہاتھوں پہ مصطفیٰؐ کے علی نے لٹائی لاش اور مصطفیٰ نے قبر کے اندر سلائی لاش
زخمی تھی اور باپ کے دل کو دکھائی لاش بولے علی کہ آپ نے مجروح پائی لاش
امت نے دی ستم کی نشانی بتول کو
جی بھر کے یوں ستایا ہے بنت رسول کو

www.emarsiya.com

امت نے ہم پہ ظلم یہ ڈھایا تھا یا رسول ؐ　　روتی تھی یہ عدو نے رلایا تھا یا رسول ؐ

دروازہ آگ سے بھی جلایا تھا یا رسول ؐ　　زہرا پہ در عدو نے گرایا تھا یا رسول ؐ

پسلی فگار ہو گییں ضربت بھی سہہ گئی

بچہ شکم میں مر گیا آفت بھی سہہ گئی

القصہ بند کرنے لگے قبر فاطمہ ؑ　　بچے تڑپ کے قبر پہ دینے لگے صدا

تربت میں ہائے سوتی ہو اے غم کی مبتلا　　دیدار پھر دکھایئے اماں پسر فدا

اے اماں غم نصیبوں کو تم چھوڑے جاتی ہو

ہے ہے تم آج قبر کی بستی بساتی ہو

اے اماں جاں لحد میں نہ صورت چھپایئے　　دیدار پھر غلاموں کو اماں دکھایئے

فرقت میں دل تڑپتے ہیں اب رحم کھایئے　　آواز ہمکو اے میری اماں سنایئے

کیسے جییں گے ماں سے پسر ہائے چھوٹ کے

غم میں تمھارے روئینگے ہم پھوٹ پھوٹ کے

بیٹوں کو اب نہ ہجر میں تڑپاؤ اماں جاں　　اٹھو لحد سے اٹھکے اب آجاؤ اماں جاں

حالت پہ بے بسوں کی رحم کھاؤ اماں جاں　　اک بار ہمکو سینہ سے لپٹاؤ اماں جاں

دل رو رہے ہیں اور کلیجے فگار ہیں

اماں تڑپتے غم میں تیرے غمگسار ہیں

تکیہ ہے اور نہ نرم ہے بستر تمام رات سوؤگی اماں قبر کے اندر تمام رات

ہم کو نہ چین آئے گا دم بھر تمام رات فرقت میں روئینگے تیرے دلبر تمام رات

اماں تمہارا ہجر دلوں کو دکھائے گا

نہ چین آئے گا نہ کہیں چین آئے گا

مدحت کی عرض ہے میرے غم خوار مصطفیٰ مولا علی و شبر و شبیر غم نوا

کلثوم و زینب اور میرے عباس باوفا پرسہ قبول کیجئے یا آل مصطفیٰ

دادی کا پرسہ لیجئے یا بارہویں امامؑ

پرسہ قبول کیجئے یا بارہویں امامؑ

www.emarsiya.com